سوال

حدیث (من حفظ اربعین حدیثا) ضعیف ہے

جواب

الحمد للہ

1- یہ حدیث کثرت طرق ہونے کے باوجود جو کہ ایک دوسری کو تقویت دیتے ہیں پھر بھی کچھ فائدہ نہیں اور یہ حدیث ضعیف ہی ہے۔

اس کی مختلف روایات اور الفاظ بھی مختلف ہیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ "اللہ تعالی اسے قیامت کے دن فقہاء اور علماء کے زمرہ میں اٹھائے گا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ "اللہ تعالی اسے عالم اور فقیہ اٹھائے گا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ "میں اس کے لیے قیامت کے دن شفارشی اور گواہ ہونگا۔ اور بھی روایات ہیں۔

ا- حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ:

حسن بن سفیان نے اپنی "مسند" اور "اربعین" میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور تیرہ صحابہ کرام سے یہ روایت مروی ہے جسے ابن جوزی رحمہ اللہ تعالی نے "العلل المتناھیۃ" میں نقل اور ان سب کے ضعف کو بیان ہے۔

اور ابن منذر رحمہ اللہ تعالی نے انفرادی طور پر صرف اس حدیث پر ہی ایک جزء میں کلام کی ہے، اور املاء کی پندرویں مجلس میں قول کا خلاصہ بیان کیا ہے اور پھر اس کے سب طرق ایک ہی جزء میں جمع کیے ہیں جن میں سے کوئی طریق بھی علت سے خالی نہیں۔ التلخیص الجبیر (3/93-94)۔

ب- ابن ملقن رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ:

(میری امت میں سے جس نے چالیس احادیث حفظ کیں اسے فقیہ لکھ دیا گیا ہے) یہ حدیث تقریبا بیس طرق سے مروی ہے اور یہ سب کے سب طرق ضعیف ہیں۔

دار قطنی کا قول ہے: اس کے سب طریق ضعیف ہیں ان میں سے کوئی بھی پایہ ثبوت تک نہیں پہنچتا،

اور امام بیھقی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ: اس کی اسانید ضعیف ہیں۔ دیکھیں "خلاصۃ البدر المنیر (2/145)۔

اور امام بیھقی رحمہ اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں:

یہ متن تو لوگوں میں مشہور ہے لیکن اس کی کوئی بھی سند صحیح نہیں۔ دیکھیں: شعب الایمان (2/270)۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں :

سب حفاظ حدیث اس بات پر متفق ہیں کہ یہ حدیث کثیر الطرق ہونے کے باوجود ضعیف ہے ۔ دیکھیں مقدمہ اربعین نووی ۔

2- یہاں پر جوبات کہنے کے لائق ہے وہ یہ کہ سنت نبویہ میں حدیث کوسننے اور آگے پہنچانے کی فضیلت بیان کی گئ ہے چاہے وہ ایک حدیث ہی کیوں نہ ہو۔

زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

(اللہ تعالی اس شخص کوتروتازہ وخوش خرم رکھے جس نے ہم سے حدیث سن کرحفظ کی اوراسے دوسرے تک پہنچایا ، کتنے ہی حدیث کوحفظ کرنے والے ایسے ہیں جواسے اپنے سے بھی زیادہ سمجھ دارتک پہنچانے والے ہیں ، اورکتنے ہی ایسے ہیں جوفقیہ نہیں)

سنن ترمذی حدیث نمبر (2656) سنن ابوداود حدیث نمبر (3660) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (230) امام ترمذي رحمہ اللہ نے اس حدیث کوحسن قرار دیا ہے ،

مبارکپوری رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ : اللہ تعالی نے اسے بہجہ اورسرور سے خاص کیا ہے اس لیے کہ دنیا میں علم ومعرفت کی بنا پراسے جولوگوں کے دومیان قدرومنزلت حاصل ہے اور آخرت میں بھی اس پراس رونق اورعلامت ونعمت اورتروتازگی ہوگی ۔

اوریہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ خبر ہے یعنی اللہ تعالی نے اسے تروتازگی والا بنایا ، اوریہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ دعائیہ کلمہ ہے کہ اللہ تعالی اسے تروتازہ اورخوش وخرم رکھے ، اوریہ نعمت کے اثر سے اس کے چہرے پر سروراورخوشی ہے ۔ دیکھیں : تحفۃ الاحوذي (7 / 347-348) ۔

واللہ تعالی اعلم .